ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور
پاکستان



بانی

شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ



مدیر مسئول
مولانا عبید اللہ انور
امیر انجمن خدام الدین لاہور

مدیر اعلیٰ
مجاہد الحسینی



۲۴ ذیقعد ۱۳۹۰ھ ۲۲ جنوری ۱۹۷۰ء

مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور پاکستان غربی

۳۵ پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدام الدین لاہور

۲۴ر ذیقعد ۱۳۹۰ھ

۲۲ر جنوری ۱۹۷۱ء

جلد ۱۶

شمارہ ۳۴

فون نمبر ۶۷۵۴۵

مندرجات

مولانا مفتی محمد نعیم لودھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

مجاہدانہ کارناموں — اور اسلامی خدمات پر ایک نظر

آپ کے دادا نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف سب سے پہلے کفر کا فتویٰ صادر کیا

★ علماءِ لدھیانہ کی علمی و قومی خدمات کا تذکرہ ! ★

عبدالرحمٰن لودھیانوی، شیخوپورہ

مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی کا گذشتہ دنوں ساھی وال میں انتقال ہوگیا —— اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ مفتی صاحب مرحوم جامع مسجد جناح کالونی لائلپور کے خطیب اور پاکستان کے ممتاز عالم دین تھے۔ آپ نے تحریکِ آزادی میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر و استقامت کی توفیق بخشے۔ (ادارہ)

حضرت مولانا مفتی محمد نعیمؒ اُس خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو قرونِ اُولیٰ اور سلفِ صالحین کی یادگار تھا۔

یہ وہ خاندان تھا جس کے مورثِ اعلیٰ مجاہدِ ملت حضرت مولانا عبدالقادرؒ درویش صفت اور ولیٔ کامل تھے جو کہ ضلع لودھیانہ کے ایک موضع تلہیّ وال میں سکونت پذیر تھے۔

یہ وہ خاندان تھا جس کو شاہ شجاع الملک والئے کابل کے بھائی شاہ زمان صاحب مذکورہ گاؤں سے خاص شہر لودھیانہ میں بصد منّت و سماجت اس شرط پر لائے تھے کہ مَیں موذّن کے فرائض ادا کروں گا اور ایک غریب ترین محلہ میں آپ کو آباد کیا جائے گا۔

افغانستان کے دو قبیلوں میں جنگ ہونے کی وجہ سے سدوزئی قبیلہ کو شکست ہوئی تھی اور وہ قبیلہ انگریزوں کا حلیف تھا شاہ شجاع الملک تو قتل کر دیا گیا تھا اور شاہ زمان کو اندھا کر دیا گیا تھا۔ اور لودھیانہ میں ان کو پناہ گزین بنایا گیا تھا۔

یہ وہ خاندان ہے جس نے کتاب و سنّت کی اشاعت میں اپنے آپ کو وقف کیا ہوا تھا۔ اور اپنے مواعظ حسنہ سے شرک و بدعت کا قلع قمع کر رہے تھے۔ یہ خاندان رُشد و ہدایت کا مینار تھا

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تین صاحبزادے تھے (۱) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (۲) حضرت مولانا محمد صاحب اور (۳) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب۔ بفضلہٖ تعالیٰ تینوں ہی یکتائے روزگار اور ہمہ صفت موصوف تھے اور تینوں ہی ضرب المثل "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کے مصداق تھے۔ تصوّف، فقاہت اور فلسفہ و منطق میں بے مثال اور بے نظیر تھے۔

مولانا مفتی محمد نعیم صاحب حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کے صاحبزادہ تھے اور وہ لودھیانہ میں ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے تھے اور ان کے ایک بھتیجے مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بن مولانا محمد زکریا ابن مولوی محمد صاحب تھے۔ مفتی صاحب نے ابتدائی تعلیم تو گھر ہی میں حاصل کی اور بعد ازاں فاضل دیوبند بنے۔ ۱۹۲۰ء سے ہی ہر دو حضرات نے علاوہ دینی خدمت کے سیاسیات میں حصّہ لینا شروع کر دیا تھا۔ کسی شاعر نے ہر دو حضرات کے حق میں چند اشعار بھی تحریر کئے ہیں ؎

عالموں کا خاندان ہے لودھیانے میں مقیم
فخر جس کا ہے حبیب اور ناز جس کا ہے نعیم
دینِ حق کو عام کرنا ان کا نصب العین ہے
مصطفیٰؐ کا نام نامی ان کے دل کا چین ہے
لرزہ براندام ہے ہر وقت ان سے قادیاں
یہ اُڑا دیتے ہیں ہر جھوٹے نبی کی دھجیاں

یہ اس خاندان کے چشم و چراغ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اپنی روحانی قوت اور کشف و الہام کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر قرار دیا تھا۔ استخارہ کے ذریعہ معلوم کر لیا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک دنیا دار شخص ہے۔ چنانچہ بعد ازاں ایسا ہی ثابت ہؤا۔ اس کا دجل و فریب، مجددیّت اور نقلی نبوّت کا کھلم کھلّا انکشاف ہو گیا اور وُہ انگریزوں کا خود کاشت پودا تھا۔ چنانچہ عدالتوں نے بھی حال ہی میں اس کے کفر کا فیصلہ دیا۔

مفتی محمد نعیم صاحب نے ہمیشہ کلمۂ حق کا اعلان کیا جس میں آپ کو قید و بند کی صعوبتیں پیش آتی رہیں لیکن انہوں نے اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کرنے میں مطلق کوتاہی نہیں کی۔ آج ملّتِ اسلامیہ ایک عالمِ باعمل اور مجاہد فی سبیل اللہ سے محروم ہو گئی ہے۔ آپ کا انتقال ۲۰ر شوال ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء بمقام ساہیوال ہؤا اور آپ کی تدفین بتاریخ ۲۱ر دسمبر بمقام ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوئی ہے۔ ہر دو مقامات پر ہزارہا لوگوں اور علمائے کرام نے جنازہ میں شرکت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ

ہر ہر کروٹ پر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ بخشے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مفتی محمد نعیم لدھیانوی کی ایک ایسی شخصیت تھی جس کو ایک تو خاندانی نسبت سے بفضلہٖ تعالیٰ وافر حصہ خدا نے بخشا تھا اور دوسری وجہ یہ ہوئی کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ان کو استادِ کامل دیا جو علاوہ اعلیٰ درجہ کے عالم و فاضل ہونے کے مردِ مجاہد اور بطلِ حریت کے شہسوار تھے جن کی زیرِ تعلیم و تربیت کے تقریباً دس سال گذارے جنہوں نے اپنے شاگرد خاص کے دل میں آزادی کی روح پھونک دی تھی ـــــ اور قرآن فہمی و تبلیغ کتاب و سنت کا ایسا رنگ چڑھا دیا تھا جس کی نظیر بمشکل ملتی ہے۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹا نے آپ کے قلب میں قرآن کا جذبہ موجزن کر دیا تھا چنانچہ آپ نے قرآن کی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیا۔ قریباً پچاس برس آپ نے لودھیانہ، راولپنڈی، منڈی بہاء الدین اور جناح کالونی لائلپور میں نہایت عمدگی سے مسلمانوں کو قرآن کا درس دے کر ان کی علمی تشنگی بجھائی اور روحانی تسکین فرمائی۔ ہزاروں عوام نے آپ سے قرآن سمجھا اور سینکڑوں علماء نے آپ کے حلقۂ درس میں بیٹھ کر معارفِ قرآنی کے جواہر سے جھولیاں بھریں۔

راقم السطور بھی تقریباً دس سال آپ کے درسِ قرآن میں شریک ہوتا رہا۔ جو کہ لودھیانہ میں دومنزلی مسجد میں نماز فجر کے نصف گھنٹہ بعد ہوا کرتا تھا۔ اور آپ ہی کی حوصلہ افزائی اور دعاؤں کی برکت سے بندہ نے بھی اپنی مسجد میں یہی سلسلہ جاری کیا جو ۱۹۴۷ء تک جاری رہا۔

مفتی محمد نعیم نے جمعہ کے خطبہ سے پہلے مسجد دومنزلی میں درس قرآن جاری رکھا ہوا تھا۔ جمعہ کے وقت سینکڑوں لوگوں کا اجتماع ہوا کرتا تھا۔ ایک گھنٹہ میں قرآنی آیات کے اسرار و رموز بیان کئے جاتے تھے اور حاضرین قرآنی احکام سن کر روحانی خوراک حاصل کرتے تھے۔

ماہ رمضان میں ستائیسویں اور انتیسویں راتوں کو شبینہ، ختم القرآن دومنزلی مسجد اور مدرسہ عربیہ محمودیہ میں ہوا کرتا تھا جن میں چیدہ چیدہ حفاظ اور قراء قرآن خوانی میں شرکت فرماتے تھے۔

مفتی صاحبؒ کو اپنے استاد حضرت شیخ الہندؒ سے اتنی محبت تھی کہ انجمن اصلاح دارین کی زیرِ سرپرستی ایک عالی شان دینی مدرسہ قائم کیا تھا جس میں مقامی اور غیر مقامی طلبہ کو قرآن حفظ کرایا جاتا تھا اور مبلغین اور علماء پیدا کئے جاتے تھے۔

طالبات کے لئے بھی آپ نے ایک مدرسہ قائم کیا جس کا نام "مدرسہ بنات الاسلام" رکھا گیا ـــ سب سے پہلے آپ نے اپنی صاحبزادیوں کو خود قرآن و حدیث پڑھایا۔ بعد ازاں ان کی وساطت سے یہ فیضِ عام جاری کیا تاکہ مستورات بھی دینی علم اور کتاب و سنت سے محروم نہ رہیں۔

تقسیم ملک کے بعد مذکورہ مدرسہ ساہیوال میں منتقل ہو گیا اور یہ مدرسہ عرصہ ۲۳ سال سے باقاعدہ جاری ہے اور اس نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔

لائلپور جناح کالونی کی جامع مسجد میں بھی آپ متواتر عرصہ دس سال درس قرآن دیتے رہے۔

ایک تو آپ کے دادا مرحوم حضرت مولانا عبدالقادر صاحبؒ مجاہدِ ملت تھے اور انہوں نے اپنے وطن مالوف لودھیانہ شہر کو اسی مطمحِ نظر سے چھوڑا تھا اور جنگ آزادی کے بعد اپنے وطن مالوف کو واپس نہیں لوٹے۔

دوسرے آپ کے استاد مکرم اعلیٰ درجہ کے سیاست دان تھے اور انہوں نے استخلاص وطن کے لئے جزیرہ مالٹا میں قید کی صعوبتیں جھیلیں۔ ان دو بناء سے حضرت مفتی صاحب پر سیاست کا رنگ غالب تھا۔

آپ حضرت حسین احمد صاحب مدنیؒ کے دل و جان سے شیدائی اور ان کے مسلک کے فدائی تھے۔ جمعیت علماء ہند کے امیر رہے۔ انہوں نے اپنی زندگی اسلام کی سربلندی، اشاعتِ دینِ متین اور استخلاص وطن کی جدّ و جہد کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ حضرت مفتی صاحبؒ کا طرزِ بیان بالکل انوکھا تھا اور دلوں پر گہرا اثر ڈالتا تھا۔ آپ کانگرس کے پلیٹ فارم پر سیاسی تقاریر کے دوران ہندوؤں اور سکھوں کے مجمعوں میں مذہب اسلام کی سچائی بیان کیا کرتے تھے۔

حق تعالیٰ نے ایک طرف آپ کو آفتابِ شریعت بنایا تھا اور دوسری طرف آپ کو میدانِ سیاست کا ایک بہترین شاہسوار اور جنگِ آزادی کا ایک قابل ترین سپہ سالار، اور تسلط اغیار کے مقابلہ میں مجاہد اعظم بنایا تھا تاکہ مذہب اور سیاست کے ہر دو میدانوں میں آپ مسلمانوں کی بہترین رہبری اور قیادت فرما کر سلفِ صالحین کا ایک زندۂ جاوید نمونہ بنیں۔

مرحوم نے اپنی پوری زندگی دین اور وطن کے لئے وقف کر دی تھی ایک ہی وقت جہاں آپ ایک طرف مسندِ درس پر علوم کے دریا بہاتے ہوئے نظر آتے تھے تو دوسری طرف آزادیٔ وطن کے سیاسی پلیٹ فارم پر ظالم انگریزوں کے خلاف ترکِ موالات کے پیغام بھی سناتے ہوتے دیکھے جا رہے تھے۔

حضرت مفتی صاحبؒ کا علماء دیوبند سے خاص تعلق و رابطہ تھا۔ وہ گاہے بگاہے لودھیانہ میں اپنے سفروں کے دوران میں ان کے ہاں ضرور قیام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ بڑے اعلیٰ میزبان تھے وہ ان حضرات کی خاطر تواضع میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے۔

آپ کو حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ، حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ اور مولانا قاری محمد طیب صاحب کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ حضرت قاری صاحب موصوف جب کبھی تشریف لاتے تو آپ ضرور ان کی زیارت اور صحبت سے

مستفیض ہوتے۔ آپ وقتاً فوقتاً تبلیغی و اصلاحی پمفلٹ وغیرہ بھی شائع فرماتے رہتے۔ آڑے وقت کئی دفعہ آپ نے قنوتِ نازلہ طبع کرا کر لوگوں میں مفت تقسیم کرائی۔ شب برأت، رمضان مبارک، زکوٰۃ اور عیدین کے احکام بھی رسائل کی شکل میں چھپوا کر تقسیم فرمایا کرتے تھے

دینی مدارس کے سالانہ جلسوں میں شرکت فرما کر اپنے فصیح و بلیغ مواعظِ حسنہ سے مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے اور مذاہب باطلہ کے عقائد کی سخت مذمت کیا کرتے تھے۔ آپ کی تقریر میں وہ اثر ہوتا تھا کہ ہزاروں قلوب پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔

آہ رخصت ہوگئے دنیا سے وہ شیخِ زمن
جامع الاوصاف یکتا مصلحِ دورِ فتن
بوئے قاسم بھی تھی ان میں خوئے محمود حسن
پھول وہ مرجھا گیا گلزار تھا جس سے چمن

